ماہِ رجب کی بدعات

سماحۃ الشیخ علامہ عبدالعزیز بن عبداللہ آل الشیخ (حفظہ اللہ)

(مفتیٔ اعظم، سعودی عرب)

مترجم

طارق علی بروہی

آپ نے اپنے خطبے بتاریخ ۱۰ رجب سن ۱۴۲۵ھ میں فرمایا:

اے مسلمانو! یہ ماہِ رجب حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے جن کے بارے میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِندَ اللّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْراً فِي كِتَابِ اللّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضَ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ فَلاَ تَظْلِمُواْ فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ وَقَاتِلُواْ الْمُشْرِكِينَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَآفَّةً وَاعْلَمُواْ أَنَّ اللّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ﴾ (التوبۃ: ۳۶)

(مہینوں کی گنتی اللہ تعالی کے نزدیک تو کتاب اللہ میں بارہ (۱۲) کی ہے، اسی دن سے جب سے آسمان وزمین کو اس نے پیدا فرمایا ہے، اس میں سے چار حرمت وادب کے ہیں، یہی درست دین ہے، تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور تم تمام مشرکوں سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سب سے لڑتے ہیں

اور جان رکھو کہ اللہ تعالی متقیوں کے ساتھ ہے)

اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے حرمت والے مہینے (ذوالقعدہ، ذوالحج، محرم جو پے در پے ہیں) گناتے ہوئے فرمایا: ''ورجبُ مضرَ الذی بین جمادی وشعبان'' [1] [(اور حرمت والا چوتھا مہینہ) مضر قبیلے [2] کا رجب ہے جو جمادی الثانی اور شعبان کے درمیان میں ہوتا ہے]

(جاننا چاہیے کہ) اس مہینے کی عمرہ ادا کرنے، بعض ایام میں روزہ رکھنے، راتوں کو عبادت کرنے یا اس مہینے کی وجہ سے خصوصی صدقہ وغیرہ کرنے کی شریعت میں کوئی اصل نہیں۔ ہمارے لئے یہ اعتقاد رکھنا جائز نہیں کہ رجب میں کئے ہوئے عمرے کی دیگر مہینوں کے بنسبت کوئی خاص فضیلت ہے، اور نہ ہی اس مہینے کے بعض ایام یا پورے مہینے یا کسی ایک دن کے روزے کی کوئی خاص فضیلت ہے، اسی طرح یہ اعتقاد رکھنا کہ اس مہینے کی بعض راتوں کو جاگ کر عبادت کرنا یا تمام راتوں کو یا کسی خاص رات کو جاگنے کی کوئی فضیلت ہے صحیح نہیں۔ پس اس

---

[1] أخرجه البخاري في بدء الخلق، باب: ما جاء في سبع أرضين (۳۱۹۷)، ومسلم في القسامة، باب: تغليظ تحريم الدماء والأعراض والأموال (۱۶۷۹) عن أبي بكرة رضي الله عنه.

[2] کیونکہ جاہلیت میں مضر قبیلہ اس کی بڑی عزت واحترام کرتا تھا، اسی لئے اسے ان کی جانب منسوب کیا جاتا تھا۔ (مترجم)

مہینے کے روزے، عمرے، صدقے اور قیام اللیل کی دیگر مہینوں پر فضیلت کا اعتقاد رکھنا درست نہیں۔ ان تمام باتوں کی کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ (ﷺ) میں کوئی دلیل نہیں، اگر اس میں واقعی کوئی خیر و بھلائی ہوتی تو محمد رسول اللہ (ﷺ) اور آپ کے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) اس کی ادائیگی میں ہم سے سبقت لے جاتے۔

چنانچہ جو شخص رجب کے عمرے، یا بعض ایام کے روزے، یا بعض راتوں کو جاگنے یا صدقہ کرنے کی کوئی خصوصیت سمجھتا ہے اس زعم میں کہ انہیں دیگر مہینوں میں کئے گئے اعمال پر کوئی خاص فضیلت حاصل ہے، تو ہم اسے کہیں گے: ''ھذا من البِدع التی ما أنزل اللہ بھا مِن سلطان'' (یہ بدعت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالی نے کوئی سند اور دلیل نازل نہیں فرمائی)[۱]

ویب سائٹ سحاب السلفیہ سے ماخوذ

[۱] ان بدعات کے علاوہ ہمارے ملکوں میں ۲۲ رجب کو کونڈے بنائے جاتے ہیں جو سرار شرک ہے کہ اس میں حضرت جعفر صادق (رحمۃ اللہ علیہ) کے نام کی نذرونیاز دی جاتی ہے اور ایک من گھڑت کہانی پڑھی جاتی ہے، اسی طرح ۲۷ رجب کو شبِ معراج منائی جاتی ہے روزے کا اہتمام کیا جاتا ہے رات جاگ کر گزاری جاتی ہے اور مختلف خصوصی کھانوں کا انتظام ہوتا ہے یہ بھی مشہور بدعات میں سے ہے کیونکہ اول تو شبِ معراج کی تاریخ کا صحیح تعین ہی ثابت نہیں دوم رسول اللہ (ﷺ) اور آپ کے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) نے اسے نہیں منایا۔ (مترجم)